© rasailojaraid.com

بیادبہ مجلس شیخ الحدیث

افادات شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ

ضبط و ترتیب : مولانا عبدالقیوم حقانی

صحبتے با اہلِ حق

جہادِ افغانستان، تحریک نفاذِ شریعت اور اہلِ علم کی ذمہ داریاں

اپریل ۸۶ء علماء اور دارالعلوم کے فضلاء کی ایک جماعت سے گفتگو کے دوران حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کے ارشادات کے بعض حصے محفوظ کر لئے گئے تھے۔ ارشاد فرمایا :۔

ہم روزانہ نماز میں اور بغیر نماز کے بھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرتے ہیں اہدنا الصراط المستقیم۔ یہ قرآن، یہ اللہ کی کتاب، صراطِ مستقیم کی تفصیل ہے۔ ضالین اور مغضوب علیہم کی راہ سے احتراز اور نجات کی تعلیم اس سورت فاتحہ میں دی گئی ہے۔ اور ہم ہر نماز میں یہود و نصاریٰ کے طریقوں سے بچنے کی دعائیں کرتے ہیں۔

یہ جتنی کوششیں شروع ہیں یہ آپ حضرات علماء کرام اور جمعیت علماء اسلام کے اکابر، جو جلسے کر رہے ہیں اور آپ نے جو جگہ جگہ اور پشاور میں علماء کنونشن کے لئے محنت کی ہے یہ سب اس لئے ہے کہ اس ملک کا اجتماعی نظام، صراطِ مستقیم ہو۔ صراطِ مستقیم ان لوگوں کی راہ ہے جن پر اللہ نے انعام نازل کئے ہیں۔ منعم علیہم کی راہ، صراطِ مستقیم ہے یہ انبیاء، شہداء، صدیقین اور صالحین کی راہ ہے۔

آج ہمارا ملک نازک حالات سے دوچار ہے اور ہم دو فتنوں کے نرغے میں ہیں۔ ایک طرف حکومت کا رویہ منافقانہ ہے شریعت بل سے تاخیری حربے کھیلے جا رہے ہیں۔ بلکہ اب تو کھل کر مخالفت کی جا رہی ہے۔ دوسری طرف سوشلزم کا عفریت پھر سے زندہ ہو کر آگیا ہے۔ بے دین قوتیں زندہ ہو گئی ہیں۔ سیکولرازم اور بے دینی کا سیلاب امڈ آیا ہے لوگ ضلالت کے راستے پر دوڑے جا رہے ہیں جس طرح مداری ڈھولکی بجاتا ہے سب اس کے پیچھے ہو لیتے ہیں۔ خدا افغان مجاہدین کو زندہ رکھے اور استقامت اور فتح عطا فرماوے اگر یہ لوگ نہ ہوتے تو سرحد اور بلوچستان کبھی کے روس کے قبضے میں ہوتے آج افغان مجاہدین اگر افغانستان کی آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں تو دوسری طرف پاکستان کے دفاع کی جنگ بھی لڑ رہے ہیں۔

الحمدللہ! جس طرح پاکستان میں دینی مدارس اور مختلف تبلیغی اور تعلیمی محاذات پر دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء مصروف کار ہیں اسی طرح گلگت سے لے کر کراچی تک اور خیبر تک جو ہزاروں مجاہدین و مہاجرین پھیلے ہوئے ہیں اور ادھر محاذِ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جنگ پر برسر پیکار ہیں۔ ان میں اکثریت دارالعلوم کے فضلاء کی ہے۔ مولانا جلال الدین حقانی، مولانا امیر جان حقانی مولانا دینداراز حقانی۔ مولانا یونس خالص یہ سب دارالعلوم کے فضلا ہیں اور یہاں کے تربیت یافتہ ہیں۔

ابھی پچھلے دنوں مولانا جلال الدین حقانی پکتیا کے محاذ پہ زخمی ہوئے اور ان کے ۴۳ رفقا شہید ہوئے تو مولانا جلال الدین کہہ رہے تھے کہ میں شہادت کی تمنا سے کر لڑ رہا ہوں۔ میرے ساتھیوں کو شہادت کی سعادتیں حاصل ہو رہی ہیں۔ اور میں بدنصیب ہوں کہ محروم ہو رہا ہوں۔

خالد بن ولیدؓ اسلام کے بڑے جرنیل ہیں شاید ہی کوئی جنگ ایسی ہوئی ہو جس میں آپ شریک نہ ہوئے ہوں جسم میں کوئی ایسی جگہ نہ تھی جہاں تیر یا تلوار کا زخم نہ ہوا ہو۔ تمنا تھی کہ میدان جنگ میں شہید ہوں مگر انہیں "سَیفٌ مِن سُیُوفِ اللہ" کا خطاب مل چکا تھا۔ اللہ کی تلوار کب ٹوٹنے کی تھی۔

بہرحال تعطیلات میں بھی ہمارے طلبہ جہاد افغانستان میں شریک ہوتے ہیں اب بھی طلبہ کی کئی ایک جماعتیں شریک جہاد ہیں۔

اب ایک اور فتنہ بڑے زور شور سے پھر سے جوان ہو کر آ گیا ہے۔ یہ سوشلزم کا فتنہ ہے یہ بے حیائی کا فتنہ ہے بے اباحیت کا فتنہ ہے اور نسوانی آزادی کا فتنہ ہے۔ کہ عورتیں سٹیج پہ آ گئی ہیں۔ عورتیں لیڈر بن گئی ہیں۔ العیاذ باللہ

میں اس لئے اب گھر سے نکل رہا ہوں اور امراض و عوارض کی وجہ سے چلنے پھرنے کا نہیں مگر جیسا تیسا بھی بن پڑتا ہے سفر کی صعوبتیں برداشت کر رہا ہوں خود کو گھسیٹتا ہوں کہ علماء کو اور بالخصوص دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء کو ادھر توجہ دلاؤں کہ حکومت کے فتنہ اور دوغلی پالیسی کے ساتھ بھی جنگ لڑنی ہے۔ تم جس طرح تعلیم کے میدان میں فضل و کمال حاصل کر چکے ہو جہاد کے میدان میں بھی پیچھے نہ رہئے۔

ہماری جدوجہد اور کوششیں کسی بھی لادینی قوت کو نفع پہنچانے کے لئے نہ ہوں۔ نہ مغربی جمہوریت کے لئے اور نہ حکومت کے لئے، ہماری کوشش محض شریعت کے لئے ہونی چاہئے۔ اب شریعت بل پیش کیا جا چکا ہے حکومت ایک ہی رات میں مارشل لا اٹھا سکتی ہے ہنگامی حالات ختم کرا سکتی ہے مگر شریعت بل کے نفاذ میں حیلہ سازی اور دروغ گوئی سے کام لے رہی ہے اور اب تو کھل کر مخالفت کر رہی ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ علماء متحد ہو کر نظام شریعت کے لئے حکومت کے گریبان میں ہاتھ ڈالیں اور شریعت بل منظور کرائیں۔

آپ حضرات نے مجھ پر اعتماد کیا۔ میں نااہل ہوں مگر آپ کے حسن ظن اور اعتماد کی قدر کرتا ہوں آپ حضرات نے جو معاہدہ کیا ہے نظام شریعت کے نفاذ کے سلسلہ میں کوشش کرنے کا اللہ کریم اس کی لاج رکھے گا[1]

---

[1] علماء کے وفد کے اراکین مختلف علاقوں سے تعلق رکھتے تھے اور حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کو تحریک نفاذ شریعت کے سلسلہ میں اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلا رہے تھے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تعلیم الاسلام | تعلیم القرآن حقانیہ سکول (جو دارالعلوم حقانیہ کا ایک شعبہ ہے اور حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی سرپرستی اور نگرانی میں چل رہا ہے) کے نصاب تعلیم کا ذکر چھڑا تو ارشاد فرمایا:۔

کہ ہم نے تعلیم القرآن حقانیہ سکول کے نصاب میں حضرت مفتی محمد کفایت اللہؒ کی تعلیم الاسلام کے چاروں حصوں کو نصاب میں داخل کر دیا ہے۔ کتاب اختصار کے باوجود جامع ہے۔ صرف بچوں ہی نہیں بلکہ بڑوں کو بھی اس کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ آسان ہونے کے ساتھ ساتھ تمام ضروری مسائل کو حاوی ہے۔

خواب میں دودھ کی تعبیر | دارالعلوم حقانیہ کے ایک قدیم فاضل جو اس وقت دو دینی مدارس کے مہتمم بھی ہیں۔ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی خدمت میں ایک خواب بیان کرنے کی اجازت چاہی حضرت مدظلہ نے فرمایا۔ ضرور بیان فرمائیے! تو انہوں نے عرض کیا کہ حضرت العلامہ مولانا شمس الحق افغانیؒ سے خواب میں ملاقات ہوئی۔ انہوں نے میرا بہت اچھا اکرام کیا اور شفقت فرمائی۔ میں نے جب ان سے عرض کیا۔ حضرت! آپ کے کھانے کے لئے کیا چیز تیار کی جائے جو طبیعت کے موافق ہو تو ارشاد فرمایا۔ خالص دودھ کا انتظام کریں — مجھے دودھ کی غذا پسند ہے۔

حضرت شیخ الحدیث نے فرمایا: خواب میں دودھ پینا، یا تیار کرانا وغیرہ علم سے اس کی تعبیر کی گئی ہے۔ مجھے تعبیر خواب سے کوئی خاص مناسبت نہیں ہے۔ علامہ ابن سیرینؒ نے تعبیر الرویا میں یہی لکھا ہے۔

آپ کے خواب کی تعبیر ظاہر ہے ماشاء اللہ آپ خود بھی عالم فاضل ہیں اور پھر دو دینی مدارس کا کام چلا رہے ہیں حضرت افغانیؒ آپ کو بشارت دے رہے ہیں کہ ماشاء اللہ آپ کے ہاں دین کی دولت اور علم کا سرمایہ وافر ہے کہ انہوں نے آپ سے خواب میں دودھ کی خواہش ظاہر فرمائی ہے۔ ماشاء اللہ آپ کے مدارس کامیاب ہوں گے۔ خالص دودھ، خالص رضائے الٰہی کی خاطر علم و تدریس اور اہتمام کے کام میں لگن ہے۔ مبارک ہو۔ میری دلی دعا ہے کہ باری تعالیٰ مزید ترقیات اور رفع درجات سے نوازے۔

حضرت العلامہ مولانا شمس الحق افغانی سے تعلق | احقر نے عرض کیا کہ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ نے آپ سے اکابر علماء دیوبند اور مشاہیر اہل علم کے مکاتیب کی جو فائلیں بنا کر ان کے مکتوبات کو محفوظ کیا ہے ان میں ایک فائل میں وہ خطوط بھی محفوظ کر دیئے گئے ہیں جو حضرت افغانی نے آپ کے نام لکھے تھے۔ حضرت افغانی کا تعلق آپ سے قدیم تھا، حضرت! یہ تعلق کب اور کیسے بنا، تو حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے ارشاد فرمایا۔

حضرت العلامہ افغانی بہت بڑے محقق اور اپنے زمانہ کے بہت بڑے عالم تھے افسوس کہ اہل زمانہ ان کی قدر نہ پہچان سکے۔ یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ ایسے اکابر کا سایہ ہمارے سروں سے اٹھتا جا رہا ہے۔ حضرت افغانی سے تعلقات یا تعارف کے سلسلہ میں اتنی بات مجھے یاد پڑتی ہے کہ جب میں نے دارالعلوم دیوبند میں دورۂ حدیث مکمل کر لیا اور طلبہ میں تکرار اسباق اور فارغ

© rasailojaraid.com

اوقات میں تدریس اور معقولات میں پوری دلچسپی کی وجہ سے اساتذہ اور دارالعلوم دیوبند کے مشائخ مجھ پر بے حد شفقت فرمانے لگے تھے اور میرے بارے میں یہ فیصلہ کر لیا گیا تھا کہ مولانا محمد نبی حسن جو ریاضی منطق اور فلسفہ کے کامیاب استاد تھے کی وفات پا جانے کی وجہ سے ان کی جگہ مجھے نئے سال سے دارالعلوم دیوبند میں تدریس کی ذمہ داریاں سونپ دی جائیں مگر ایسا ہوا کہ بعض حاسدین اور معاصرین طلبہ جو کل تک میرے ساتھی تھے اور نئے سال سے مجھے ان ہی کا استاد بننا تھا، نے درخواست دے دی اور لکھا کہ جو شخص کل تک ہمارا ساتھی رہا ہو ہم اس کو اپنا استاد بنا کر اس کی بالادستی تسلیم نہیں کرنے اور یہ بالادستی کیسے تسلیم کریں کہ ابھی تک اس کی داڑھی بھی نہیں آئی ہے۔

ادھر سے والد ماجد کا ایک تاکیدی خط آیا کہ فوراً اکوڑہ پہنچ جاؤ۔ اور میری سرپرستی و نگرانی میں بغیر تنخواہ اور معاوضہ کے صرف اللہ ہی کی رضا کی خاطر تعلیم و تدریس اور خدمت دین کا کام شروع کر دو۔

میں والد ماجد کے حکم سے اکوڑہ خٹک آ گیا تو اس کے بعد میری مجوزہ جگہ پر تدریس کے لئے حضرت افغانی کا انتخاب ہوا۔ اور غالب خیال یہ ہے کہ حضرت افغانی اس وقت قلات میں تھے۔ اور یہاں ایک کامیاب مدرس کی ضرورت تھی تو حضرت افغانی کو قلات سے بلا لیا گیا تھا۔

بہر حال اس دور میں، میں نے حضرت افغانی کی زیارت نہیں کی تھی کہ ان سے کبھی ملاقات کا موقعہ نہیں ملا تھا مگر ان سے غائبانہ تعارف تھا اور اسی غائبانہ تعارف کی بنیاد پر انہوں نے مجھے بارہا قلات میں محکمہ قضا کی افسری کے لئے بلایا اور تاکیدی خطوط بھی لکھے تھے مگر میرے والد مرحوم ان چیزوں کے مخالف تھے وہ مجھے قاضی کے بجائے مدرس دیکھنا چاہتے تھے۔ اور میری اپنی افتاد طبع بھی منصب قضا اور سرکاری ملازمت وغیرہ سے متوحش تھی۔

حضرت والد مرحوم کا نظریہ یہ تھا کہ نہ دنیا کا کاروبار کرو، نہ تجارت اور نہ مزدوری کرو اور نہ تدریس پر معاوضہ اور تنخواہ لو بس صرف اور صرف فی سبیل اللہ تدریس اور اشاعت دین کی خدمت انجام دو۔ اس طرح اپنی مزاجی افتاد اور حضرت والدؒ کی خواہش پر میں نے حضرت افغانیؒ کی اس پیش کش اور اس کے قبول کرنے پر اصرار سے معذرت کر دی۔

حضرت افغانی اور دارالعلوم حقانیہ

حضرت افغانی کو دارالعلوم حقانیہ سے خصوصی سرپرستی کا تعلق تھا اور مجھ پر بھی بڑی شفقت فرمایا کرتے تھے اکوڑہ اور پشاور وغیرہ میں جب کبھی بھی تشریف لاتے تو رات کا قیام ہمارے ہاں ڈیوڑھی والی بیٹھک میں ہوا کرتا تھا۔

ان کا ایک ملفوظ اب تک یاد ہے اور اکثر یہ فرمایا کرتے۔

کہ اللہ کریم نے مجھ پر بڑا احسان فرمایا ہے تعلیم و تدریس اور خدمت علم کے لحاظ سے، دارالعلوم دیوبند کی تدریس سے کوئی دوسرا بڑا مسند نہیں ہے۔ اللہ نے اس سے بھی سرفراز فرمایا اور یہ نعمت عطا فرمائی۔ دنیا کے لحاظ سے وزارت اور حکومت لوگوں کی نظر میں بڑی چیز ہے۔ خدا نے اس سے بھی سرفراز فرمایا، ایک دفعہ چھوڑ دی، پھر بلا لیا گیا پھر خود

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

استعفیٰ دے کر اس سے علیحدگی اختیار کر لی۔ اگر اہلِ دنیا کی نظر میں یہ بھی کوئی مقام ہے تو اللہ کریم نے اس سے بھی نوازا۔ اور الحمدللہ کہ رزق حلال اور مال دولت کی بھی کوئی کمی نہیں۔ مگر سب سے بڑی دولت اور سب سے بڑا انعام ایمان پر خاتمہ ہے اب اسی کی فکر ہے تاہم اللہ کے فضل و کرم سے یقین ہے کہ وہ اس سے بھی نوازیں گے۔

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے ارشاد فرمایا۔

حضرت افغانی دارالعلوم کے سالانہ جلسوں میں بھی تشریف لایا کرتے تھے اور ہمارے ساتھ بڑے بے تکلف تھے چوبیس چوبیس گھنٹے ہمارے ہاں ان کا قیام ہوا کرتا تھا۔

ساتھ بیٹھے ہوئے ایک قدیم فاضل نے عرض کیا جی ہاں! مجھے یاد پڑتا ہے کہ آپ کے حکم سے میں ان کی خدمت پر مامور رہا کرتا تھا۔

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ حضرت افغانی کی ملاقات کی سعادت تجھے بھی کبھی حاصل ہوئی احقر نے عرض کیا جی ہاں! احقر کے دورۂ حدیث کے سال میں حضرت افغانی اکبر دارالعلوم مردان میں ایک دو گھنٹہ بخاری پڑھایا کرتے تھے مجھے بھی ایک دو مرتبہ وہاں حاضری کا موقع ملا۔ اور حضرت کے درسِ حدیث میں شرکت اور تلمذ کا شرف بھی حاصل ہوا۔

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے فرمایا۔

اس زمانہ میں ہم بھی یہ چاہتے تھے کہ حضرت افغانی کو دارالعلوم حقانیہ آنے کی زحمت دیں۔ یہاں تدریس کی صورت میں ان سے استفادہ کیا جا سکے۔ مگر وسائل کی کمی کی وجہ سے روزانہ ان کو اپنے گاؤں ترنگ زئی سے لے آنا اور لے جانا ہمارے بس کی بات نہ تھی۔ اور اس طرح ہماری یہ خواہش پوری نہ ہو سکی۔ تدریسی استفادہ اگرچہ دارالعلوم میں ان سے نہ کیا جا سکا تاہم گاہے گاہے جب وہ تشریف لاتے تو دارالحدیث میں اساتذہ و طلبہ جمع ہو جاتے اور گھنٹوں ان کے علمی و روحانی علوم و معارف اور فیوضات سے مستفیض ہوتے۔

مضمون نگار حضرات سے التماس ہے کہ مضمون کاغذ کے ایک طرف سیاہی سے تحریر فرمائیے اور ہر صفحے کا حاشیہ اسی صفحے پر تحریر کیجیے

(ادارہ)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

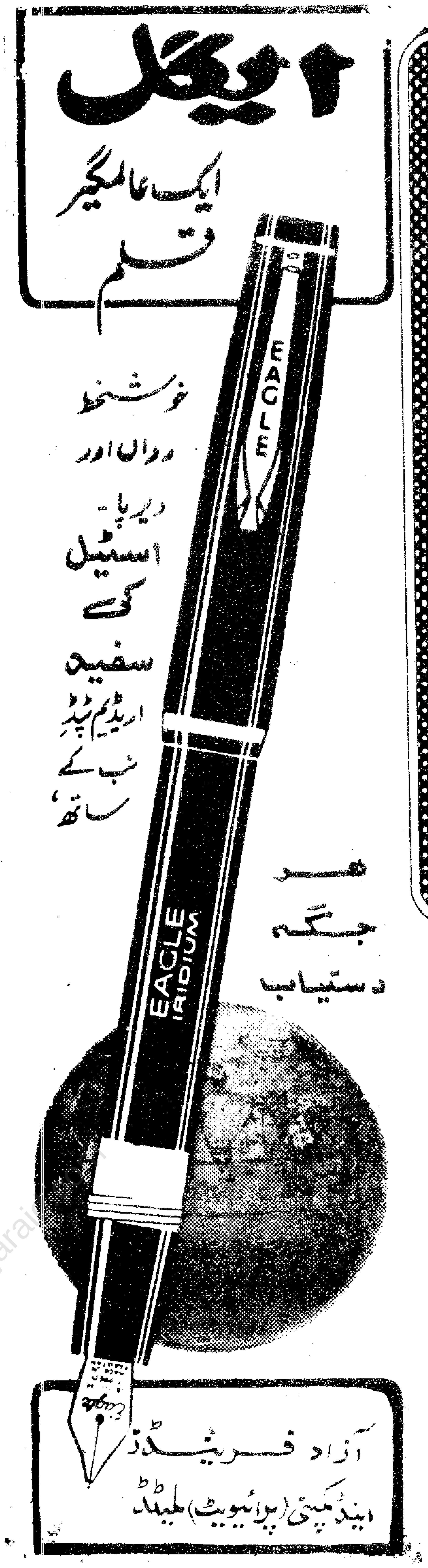

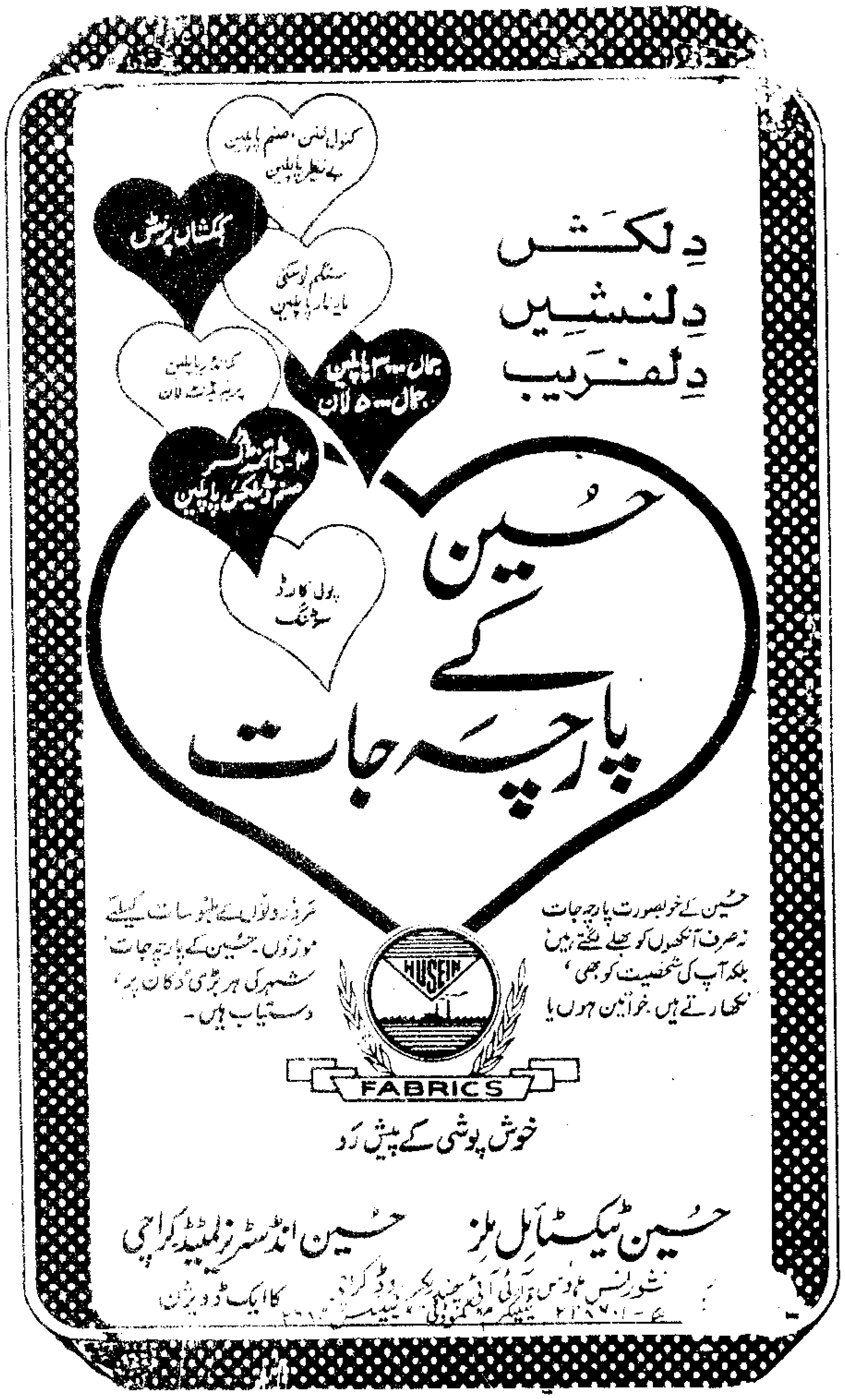

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

Safety MILK
THE MILK THAT
ADDS TASTE TO
WHATEVER
WHEREVER
WHENEVER
YOU TAKE
YOUR SAFETY
IS OUR Safety MILK

© rasailojaraid.com
© rasailojaraid.com